

ط لہوی اور عذاب قبر

تالیف

شیخ الاسلام و مفتی محمد رفیع

ابن عربیہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

عنوان

- | | |
|----|--|
| ۶ | دین کی باتیں سننے کے آداب |
| ۷ | وعظ کے دوران صبح نہ پڑھیں |
| ۸ | قبروں کا ادب و احترام |
| ۹ | قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں |
| ۱۰ | زندگی بھر کی محبت کا صلہ |
| ۱۱ | قبر کا عذاب برحق ہے |
| ۱۳ | عالم برزخ اور اس کی مثال |
| ۱۴ | عذاب قبر کا ایک واقعہ |
| ۱۶ | عام طور پر عذاب قبر پوشیدہ رہنے کی وجہ |
| ۱۷ | عذاب قبر کا سبب گناہ ہیں |
| ۱۸ | فی وحی کا گناہ |



- ۱۹ قلم دیکھ کر ایسا لٹو اب
- ۲۱ ٹی وی گناہوں کا مجموعہ ہے
- ۲۲ ٹی وی اور بلا لگا ہی
- ۲۳ ٹی وی کے ساتھ دن ہونے کا عبرتناک واقعہ
- ۲۷ ٹی وی خریدنے پر عذاب قبر
- ۲۹ نجات گناہ چھوڑنے میں ہے
- ۳۰ میت کھینچو روں کے محاصرے میں
- ۳۲ اذان کی بے حرمتی کا وبال
- ۳۳ ٹی وی اور رمضان کی بے حرمتی
- ۳۴ عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ
- ۳۶ اس کو ضرور پڑھئے!



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ٹی وی اور عذاب قبر

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ
وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ أَنْفُسِنَا وَبِمَنْ
مَسَّاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

أَمَّا نَعْدَا - فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ إِن
تَجْتَبِئُوا كِبَارًا مَّا تَنْهَوْنَ عَنْهُ فَكُفِّرُوا
عَنْكُمْ مِّنْ بَيْنِكُمْ وَنُذِخْ لَّكُمْ مَدْخَلًا

کبر یٰمّا O صافى اللہ العظیم - (سورۃ نساء آیت ۳۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے! جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے، اگر تم ان ممنوعات میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں، ان سے بچتے رہو گے تو ہم اپنے قاعدے سے تمہارے چھوٹے چھوٹے قصور اور گناہ صغیرہ معاف کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت مقام یعنی جنت میں داخل کر دیں گے۔

دین کی باتیں سننے کے آداب

میرے قابل احترام بزرگوار! سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی انصاری صحابی کے جنازے میں شرکت فرماتے ہوئے جنت البقیع تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ قبر کی تیاری میں ابھی کچھ دیر ہے، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ جلوہ افروز ہو گئے، اس حدیث کے راوی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس باادب بیٹھ گئے اور ہم اس کیفیت کے ساتھ بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پردے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بے

یانا و ادب اور دین کی طلب اور ترویج پائی جاتی تھی، جب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دین کی کوئی بات سننے کے لئے بیٹھتے تو بالکل ہمت و توجہ سے دیکھتے تھے، نہ اوجھڑا کر نہ کچھتے اور نہ اس طرح بیٹھتے جیسے کہ ان کے اندر طلب نہیں، ادب بھی نہیں ہے۔

حضرت برادر بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ایسی بیلوٹی ہی نظر آتی تھی۔ آپ جی گردن جھکی ہوئی تھی اور جس طرح ایک بیت بنی فکر مند اُن کے بیچلہ دھنکائی سے زمین کو گریبا نہ مٹاتے و بالکل اسی طرح نیا کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے ہوتے قریبی سے زمین پر ہر رہتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ غم چھایا ہوا ہے اور آپ بہت سہری فکر اور سوچ میں ہیں اور ہم سب صحابہ خاموش بیٹھتے ہوئے تھے، اسی دوران سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ قبر کے عذاب سے ہانا مانگو، قبر کے عذاب سے ہانا مانگو، قبر کے عذاب سے ہانا مانگو۔ اسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر بک عذاب اور ثواب کے بارے میں کافی طویل و فصاحت فرمائی۔

وعظ کے دوران تسبیح نہ پڑھیں

اس حدیث میں تین باتیں ہمارے لئے اہم و سہنی کے موجود

ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ہم کسی کے پاس دین کی باتیں یا دین کا تذکرہ سننے کے لئے جائیں یا دین کی باتیں سیکھنے کے لئے یا پوچھنے کے لئے جائیں تو اس کا ضروری ادب یہ ہے کہ ادھر ادھر کے خیالات سے اپنے ذہن کو پاک صاف کر کے بات کہنے والے کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر بیٹھیں۔ اسی لئے علماء نے فرمایا ہے کہ دین کے تذکرہ کے دوران اور وعظ کے دوران زبان سے ذکر بھی نہ کرنا چاہئے، جیسا کہ بعض لوگ وعظ کے دوران قبیح بھی پڑھتے رہتے ہیں اور وعظ بھی سنتے رہتے ہیں، علماء نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ یہ ادب کے خلاف ہے، ادب یہ ہے کہ اس وقت زبانی ذکر بھی موقوف کر دیا جائے اور ہم تن اپنے آپ کو دین کی باتیں سننے میں مشغول رکھا جائے، جیسا کہ اس حدیث سے صحابہ کرام کا یہ عمل ظاہر ہوا کہ وہ ہمہ تن حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اور ایسے جامد اور ساکت بیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، اس لئے کہ پرندہ ہمیشہ جامد اور غیر جاندار چیز پر بیٹھتا ہے، گویا کہ وہ بالکل بے جان ہو کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دل بھی ماضی تھا اور دماغ بھی حاضر تھا۔

قبروں کا ادب و احترام

دوسرا ادب اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قبرستان پہنچنے کے بعد اگر قبر کے تیار ہونے میں کچھ دیر ہو تو قبرستان میں بیٹھ سکتے ہیں۔

لیکن کسی قبر پر نہیں، ٹھنڈا چاہئے اور نہ کسی قبر پر کھڑے ہونا چاہئے۔ آج کل لوگ جب قبرستان جاتے ہیں تو بہت سے لوگ قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں یا قبروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، شرعاً اس کی اجازت نہیں، ناجائز ہے، اس لئے قبر سے ہٹ کر بیٹھنا چاہئے۔ اور قبرستان میں چلتے وقت قبروں کے اوپر سے نہیں چلنا چاہئے، بلکہ جو گزرگاہ بنی ہوئی ہو، اس پر چلنا چاہئے۔

قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں

ایک اور ادب اس حدیث میں ہمارے لئے یہ ہے کہ قبرستان میں جا کر ہمیں اپنی موت کو سوچنا چاہئے، اپنی قبر کو سوچنا چاہئے۔ آج کل اس ادب سے ہمارے دور بڑی غفلت پائی جا رہی ہے، جب ہم قبرستان کی طرف جاتے ہیں تو بھی دنیا کی باتیں کرتے ہیں اور قبرستان میں پہنچ کر بھی دنیا ہی کی باتیں کرتے ہیں، وہاں کی قبروں کو دیکھ کر ہمیں اپنی قبر اور اپنی موت یاد نہیں آتی، حالانکہ قبرستان جانے کا اصل ادب یہی ہے کہ وہاں جا کر اپنی موت کو یاد کریں، اپنے مرنے کو سوچیں اور مرنے کے بعد اپنے قبر کے احوال کو سوچیں، اور یہ سوچیں کہ آج یہ لوگ جو قبروں میں مدفون ہیں، ایک وقت دو تھا جب یہ لوگ بھی ہماری طرح دنیا میں کھاتے پیتے تھے، رہتے سبتے تھے، لیکن آج اپنی قبروں کے اندر خداسہ میں ہیں یا ثواب میں ہیں، کچھ پتہ نہیں، زمین بھی ایک دن یہاں پہنچنا ہے، جس

آج میں ایک جنازہ گولے کر یہاں لایا ہوں، اسی طرح ایک دن
بچہ بھی جنازہ کی صورت میں یہاں لایا جائے گا، ایک روز موت آجائے
گی، اس وقت یہ بڑی ساتھ آئے گی اور نہ مال ساتھ آئے گا، بہت سے
بہت بڑے قبر تک آجائیں گے۔

زندگی بھر کی محبت کا صلہ

حضرت ذوالقرنینؑ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اللہ تعالیٰ ان
کے درجات بلند فرمائے آمین۔ ایک مرتبہ پاپوش نگر کے قبرستان میں
حضرت مولانا القراہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے موقع پر تشریف
لے گئے، وہاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر سنایا۔
زندگی بھر کی محبت کا صلہ یہ دے گئے
دوست اور احباب آ کر مجھ کو سنی دے گئے

کتنا بھی گہرے سے گہرا دوست ہو، اس کی یہ کوشش اور خواہش ہوتی ہے
کہ کم از کم مٹی دینے میں ضرور شرکت ہو جائے، اور اس کو اس مرتے
والے کا آخری حق سمجھا جاتا ہے۔ اسی کو آدمی سوچ لے کہ دنیا میں جتنے
دوست و احباب ہیں، وہ بہت سے بہت اٹکا کریں گے کہ ہمیں قبرستان
پہنچا دیں گے اور تین تین مٹھیاں مٹی ڈال کر چلے جائیں گے اور زبان
سے یہ کہیں گے کہ آگے تو جانے تیرا عمل جائے۔ قبرستان جا کر ان باتوں
کو سوچنا چاہئے، قبرستان جانے کا اصل ادب یہی ہے، اس کے ذریعہ

انسان کے دل سے دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے اور انسان آخرت کے لئے شکر ہوتا ہے اور پھر آخرت کی تیاری کے لئے اس کے اندر کچھ آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

قبر کا عذاب برحق ہے

بہر حال، اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اس لئے یونہی کہ یہ ہے کہ ہمیں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کی طرف سے بھی ہمارے اندر بڑی غفلت پائی جاتی ہے، مسیوین انسانوں کو قبرستان پہنچا کر آگئے، مگر کبھی اپنے لئے عذاب قبر سے پناہ نہیں مانگی اور کبھی یہ دلائل نہیں دیکھے کہ اللہ! ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے اہل و عیال کو قبر کے عذاب سے پناہ چاہئے، ہم قبر کا عذاب بالکل برحق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور باتوں باتوں میں اس نے قبر کے عذاب کا تذکرہ کیا اور اس نے ساتھ ہی مجھ کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایک یہودی عورت آئی تھی، وہ کہہ رہی تھی کہ قبر کے

اللہ عذاب ہوتا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! عذاب قبر برحق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا۔

آپ کا یہ عمل ہمارے لئے تعلیم ہے کہ ایک دن مرنے کے بعد قبر میں ضرور جانا ہے، اگر قبر میں راحت مل گئی تو پھر آگے بھی راحت ملی راحت ہے اور اگر خدا نخواستہ قبر میں عذاب ہو گیا تو پھر آگے کی منزلیں اور گھٹن ہوں گی۔ اس لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اتار دیتے کہ آپ کی واٹھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی، کسی نے ان سے سوال کیا کہ حضرت! آپ جنت اور جہنم کے تذکرے پر اتنا غمیں روتے جتنا قبر پر جانے کے بعد آپ روتے ہیں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، جو شخص یہاں عذاب قبر سے نجات پا گیا تو باقی منزلوں پر بھی دو کامیاب ہوتا چلا جائے گا، اور خدا نخواستہ اگر وہ اسی منزل پر پھنس گیا اور اس کو عذاب قبر شروع ہو گیا تو پھر آگے اس کے لئے اور زیادہ دشواریاں اور مشکلات ہوں گی، اس لئے اس پہلی منزل کی بڑی فکر ہوتی ہے کہ خدا کرے کہ یہ غافیت کے ساتھ گزر جائے اور سلامتی کے ساتھ گزر جائے تاکہ آگے کی منزلیں آسان سے آسان ہوتی چلی جائیں۔

عالم برزخ اور اس کی مثال

یہ عذاب قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے جو اس دنیا سے علیحدہ ایک عالم ہے۔ جس گڑھے میں ہم میت کو اتارتے ہیں، اس میں بھی عذاب ہوتا ہے، جس حالت میں میت کو اتارا جاتا ہے اگرچہ وہ دیکھی ہی نظر آتی ہے مگر اس کی روح کا عالم برزخ میں پہنچ کر بھی جسم سے تعلق رہتا ہے اور عذاب و ثواب یہ سب اگرچہ عالم برزخ میں دراصل روح کو ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ جسم بھی اپنی کی راحت اور تکلیف کو محسوس کرتا ہے اور کبھی گڑھے میں ہونے والے عذاب اور راحت کا اہل دنیا کو بھی مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے، جس کے متعدد واقعات حاکم جلال الدین سیوطی اور دوسرے علماء نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہو اور خواب کے اندر اس کو مارا جا رہا ہو یا جلایا جا رہا ہو یا قتل کیا جا رہا ہو، اب خواب کے اندر تو یہ سب حالات اس پر گزر رہے ہیں، لیکن ہم اس کو بالکل ٹھیک ٹھاک سو رہا ہوا دیکھ رہے ہیں، البتہ اس کے جسم پر تھوڑے بہت آثار محسوس کر لیتے ہیں کہ وہ مارا جا رہا ہے یا کھینچا رہا ہے یا اس کا جسم حرکت کر رہا ہے، اور اگر خواب کے اندر بڑی بڑی نعمتیں حاصل کر رہا ہے، تب بھی وہ نہیں پہچان سکتا ہوا محسوس ہوتا ہے، نہ کھاتا ہوا نظر آتا ہے نہ پیتا ہوا نظر آتا ہے، مگر خواب میں کھا رہا ہے، پی رہا ہے، سیر و تفریح کر رہا ہے۔

ہیں اس دنیا کے اندر میت کے عذاب اور ثواب کو دیکھنے کے لئے یہ ایک مثال کافی ہے۔

لیکن سمجھی سمجھی اللہ تعالیٰ عبرت اور نصیحت کے لئے اس دنیا کے اندر بھی قبر کا عذاب دکھا دیتے ہیں اور کبھی وہاں کی نعمتیں دکھا دیتے ہیں اور یہ سلسلہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آ رہا ہے۔ علامہ اکرام نے اس موضوع پر بڑی بڑی کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور اپنے اپنے زمانے کے دو واقعات لکھے ہیں جن میں قبر کا عذاب ہیڈ اوری کی حالت میں یا خراب کی حالت میں دیکھا گیا ہے۔

عذاب قبر کا ایک واقعہ

حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احوال القبر میں لکھا ہے کہ ایک صاحب نے ذکر کیا کہ میں اپنی زمین پر کام کیا کرتا تھا، ایک دن شام کے وقت جب میں گھر کی طرف واپس جانے لگا تو راستے میں مغرب کا وقت ہو گیا، راستے میں قریب ہی ایک مقبرہ تھا، میں نے مغرب کی نماز وہاں پڑھنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ میں نے اور میرے ایک دو ساتھیوں نے وہاں جا کر مغرب کی نماز ادا کی اور مغرب کی نماز ادا کر کے شام کے معمولات اور تسبیحات میں وہیں بیٹھ کر پوری کرنے لگا، جب آہستہ آہستہ اندھیرا مچانے لگا تو یگانگت مجھے کسی سے کراہنے کی آواز سنائی دی، میں نے ادھر ادھر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، تھوڑی دیر کے

بعد پھر ”ہائے ہائے“ کی آواز سنائی دی، جس کی وجہ سے میں ڈر گیا اور میرے ہونٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر جب میں نے آواز کی طرف وحیدان دکایا تو وہ آواز ایک قبر کے اندر سے آرہی تھی، میں اس قبر کے پاس گیا اور اپنے کان قبر سے لگانے کو قبر کے اندر سے ہائے ہائے کی آواز کے ساتھ یہ آواز بھی آرہی تھی کہ:

قد كنت اهل بيوت وقد كنت اهل بيوت

میں تو نہ تو بھی یہ تھا کہ نہ تھا اور نہ تو بھی نہ تھا کہ نہ تھا۔

پھر تجھے یہ سزا دی جا رہی ہے؟ اور اس کی آواز ایسی درد ناک تھی کہ میں یہاں نہیں کر سکتا۔ پھر میں اس قبر کے پاس سے اٹھا اور میرے چہرے پر دوسرے ساتھی قریب ہی نماز پڑھ رہے تھے، ان کو بلا کر لے آیا اور ان سے کہا کہ تم بھی ذرا یہ آواز سنو، واقعہ یہ آواز آرہی ہے یا میرے ذہن کا خلل ہے؟ جب انہوں نے کان لگانے کو ان کو بھی یہ آواز سنائی دی، انہوں نے بتایا کہ یہ سچ ہے آواز آرہی ہے، قیامت و مارغ کا خلل نہیں ہے، بہر حال اس روز تو ہم جلدی سے اپنے معمولات پورے کر کے واپس چلے گئے، دوسرے دن میں پھر واپسی میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے اسی مقبرے میں گیا اور یہ سوچ کر گیا کہ میں جا کر آج بھی وہ آواز سنوں گا، آیا وہ آواز آج بھی آرہی ہے یا نہیں؟ یہ سچہ آج بھی میں نے وہاں جا کر پہلے مغرب کی نماز ادا کی اور پھر اپنے معمولات میں مشغول ہو گیا، پھر آج بھی بالکل اسی طرح قبر سے آواز آنے لگی جس

طرح گزشتہ کل آرہی تھی، اور میں نے قبر کے پاس جا کر کان لگائے تو وہی الفاظ سنے جو کل سنے تھے۔ لہذا اب مجھے یقین ہو گیا کہ اس مردے کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے، پھر جب میں وہاں سے لوٹا تو مجھ پر شدید خوف طاری ہو گیا اور خوف کی وجہ سے دو ماہ تک مجھے بخار چڑھا رہا۔

عام طور پر عذاب قبر پوشیدہ رہنے کی وجہ

احادیث میں حضور اقدس اللہ علیہ وسلم نے واضح طور فرمایا ہے کہ قبر میں میت کو جو عذاب ہوتا ہے، اس کی چیخ و پکار کی آواز انسان اور جنات کے علاوہ باقی تمام مخلوق سنتی ہے، اور انسان اور جنات کو اس لئے آواز سنائی نہیں دیتی کہ اگر ان کو بھی آواز سنائی دینے لگے تو سارے کے سارے لوگ راہ راست پر آجائیں، بقیے کافر ہیں وہ سب ایمان لے آئیں اور جو مسلمان بے دین اور فسق و فجور ہیں مبتلا ہیں، وہ سب اپنی اصلاح کر کے نیک اور پارسا بن جائیں، تو پھر سارا امتحان ہی ختم ہو جائے اور مقصود ہی فوت ہو جائے۔ کیونکہ یہ دنیا دار العمل ہے، دار الجزاء نہیں ہے، یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ نہ کچھ دیکھا ہے اور نہ عقل میں کچھ آتا ہے، مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرما دیا، اس پر ہمارا ایمان ہے، دیکھتے سے ہمیں اتنا یقین نہ آتا جس طرح بن دیکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ہمیں یقین ہے، بس اسی ایمان کی قیمت ہے اور اسی پر اجر و ثواب ہے۔

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ قبر کے اس عذاب کو نظروں سے اوجھل کرنے کے باوجود کبھی کبھی کہیں کہیں ہمیں دکھا دیتے ہیں، اور اس لئے دکھا دیتے ہیں تاکہ ہم اس سے عبرت پکڑیں اور سبق سیکھیں۔

عذاب قبر کا سبب گناہ ہیں

یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ قبر کا عذاب گناہوں پر ہوتا ہے، اور یہ عذاب قبر اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہم لوگ گناہوں سے باز آ جائیں، اللہ تعالیٰ نے جو احکام بجالانے کے لئے دیئے ہیں، ان کو بجالائیں اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کریں، اگر خدا نخواستہ ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش نہ کی اور کوئی مسلمان بغیر توبہ کے اس دنیا سے چلا گیا تو پھر قبر کا عذاب ہونا یقینی ہے، ہوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں معاف فرمادیں، ان کی معافی کی کوئی حد نہیں ہے، ان کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، لیکن قاعدہ اور ضابطہ یہی ہے کہ جو شخص بغیر توبہ کے دنیا سے جائے گا اور گناہوں کے ساتھ چلا جائے گا تو قبر میں پہنچتے ہی اس کو عذاب ہوگا۔ جب یہ بات ہے تو ہم سب مسلمانوں کو گناہوں سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے، ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، ذکر بھی کر لیتے ہیں، تلاوت بھی ہو جاتی ہے، تسبیحات بھی پڑھ لی جاتی ہیں، لیکن جب اپنا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ

گناہوں کے چھوڑنے میں ہم لوگ بہت کامل اور سست ہیں۔ بڑے گناہوں کے اندر ہم مبتلا ہیں اور ہم ان کو گناہ بھی نہیں سمجھتے اور چھوڑنے کی فکر بھی نہیں کرتے۔ اور گناہوں کے اندر یہ خاصیت قائم ہے کہ سب کوئی شخص کسی میں کوئی مسئلہ کرتا رہتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کے دل سے اس کی برائی اہل چلتی ہے، اس گناہ کا گناہ ہونا نکل جاتا ہے تو پھر توبہ کی توفیق بھی ہم دیتی ہے۔ کیونکہ سب اس کا خمیر اس کو اس گناہ پر مامست کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ ہمیں دن خمیر مڑ گیا تو پھر سمجھاؤ کہ توبہ کی مثال یہ ہے اس کو توفیق دے۔ گناہوں کے اندر ہمارا معاملہ یہی ہے کہ گناہ ہم کرتے چلے جاتا ہے ہیں، یہ بالکل کہ ہم گناہ کے عادی ہو گئے ہیں، اور عادی ہونے کے بعد بعض گناہ ہمارے اندر ایسے عام ہو گئے ہیں کہ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ان سے بچنے کا ہم شاید ارادہ بھی نہیں رکھتے، اور جب کسی گناہ سے بچنے کا ارادہ ہی نہ ہو تو پھر توبہ کی توفیق کہاں سے آوے گی؟ اور سب توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو پھر آنکھ بند ہوتے ہی کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ بچائے، اس میں شدید خطرہ ہے کہ آنکھ بند ہوتے ہی عذاب قبر شروع نہ ہو جائے۔

فی وکی کا گناہ

یوں تو ہم صبح سے شام تک بہت سے گناہ کرتے ہیں، لیکن اس وقت میں صرف ایک گناہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، اور وہ فی وکی دیکھنے کا

گناہ ہے۔ البتہ دیکھئے! یہ گناہ کتنا عظیم ہے، ساری دنیا میں پھیل گیا ہے، یہاں تک کہ جو لوگ نئے وقتہ غمنازی ہیں، خارجی ہیں، روزہ رکھتے، والے ہیں، وہ بھی اس گناہ کے اندر مبتلا ہیں، اور میرے خیال میں شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو اس گناہ کو گناہ سمجھتا ہو، اور اب یہ گناہ تیزی سے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے، اس گناہ سے بچنے والے اب زیادہ نظر نہیں آتے اور مبتلا ہونے والے بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اور اب تو بڑے بڑے ”ڈاکٹر“ اور ”لہجہ“ نگار شروع ہو گئی ہیں، جس کے ذریعہ ساری دنیا کی فلمیں گھر بیٹھے بیٹھے بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں، گھر گھر سینما ہال بنا ہوا ہے، پہلے سینما ہال میں جا کر فلم دیکھنے کو اس قدر تھکاؤ اور ذلیل کام آجھا جاتا تھا کہ کوئی شریف آدمی ایسا کرنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا، لیکن اب وہی شرفاء گھر کے اندر نہایت بے باکی کے ساتھ سارے اہل خاندان کے ساتھ اور بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر فلمیں دیکھ لیتے ہیں اور اس پر انہیں ذرا براہر حیا اور شرم محسوس نہیں ہوتی۔ یہ کیا ہو گیا؟ بات یہ ہے کہ اس برائی کی شناخت دل سے نکل گئی اور اس کا گناہ ہونا ذہن سے نکل گیا، اس کی برائی ذہن سے نکل گئی، حیا، کلاحتہ ہو گیا، جس اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ العیاذ باللہ۔

فلم دیکھ کر ایصالِ ثواب

عجب کی بات یہ ہے کہ اس گناہ کو گناہ بھی نہیں سمجھتا، اس پر

ایک عجیب و غریب واقعہ یاد آیا، یہ واقعہ ایک رسالہ ”نئی وی کی تباہ کاریاں“ کے اندر لکھا ہوا ہے کہ ایک صاحب لاہور کے رہنے والے تھے، ان کی والدہ کسی تقریب میں شرکت کے لئے کراچی آئی ہوئی تھیں، یہاں آ کر وہ بیمار ہو گئیں، ان کو اسپتال میں داخل کیا گیا اور ان صاحب کو لاہور میں الطراح دے دی گئی، وہ بھی لاہور سے کراچی آ گئے، پوری توجہ سے ان کا علاج کیا گیا، لیکن بالآخر ان کا انتقال ہو گیا اور ان کو کفن کر دین کر دیا گیا۔ جب وہ شخص اپنی والدہ کو دفن کر کے قبرستان سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک میدان کے اندر دیکھا کہ شامیائے لگے ہوئے ہیں، قاتلین کسی ہوئی ہیں، یہ سمجھ کر کوئی سیاسی جلسہ ہو رہا ہے، لیکن جب وہ معلوم کرنے کے لئے اندر گئے تو وہاں دیکھا کہ فلم چل رہی ہے اور تمام لوگ میدان میں بیٹھے ہوئے فلم دیکھ رہے ہیں۔ ان صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک صاحب کا انتقال ہو گیا تھا، آج ان کا چہلم ہو رہا ہے اور ہم سب ان کے چہلم میں شریک ہیں اور مرحوم کو یہ فلم بہت پسند تھی، اس لئے ہم ان کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ فلم دیکھ رہے ہیں تاکہ ان کو اس کا ثواب پہنچے۔
 (الغیاذ باللہ۔)

اب بتائیے! اس عمل کے ذریعے ایصالِ ثواب ہو گا یا ایصالِ عذاب ہو گا؟ ہماری جتنی سوچ کہاں تک پہنچ گئی ہے، ہمارے دین سے فہمی کا عالم کہاں تک پہنچ گیا ہے، اب ہمارے خیال ہے کہ ایک حرام اور ناجائز

مکالم کو ایصال ثواب کے لئے کیا جا رہا ہے۔

فی وی گناہوں کا مجموعہ ہے

اب ایسے لوگ بھی بکثرت ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ فی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ چنانچہ فی وی دیکھنے والوں میں اکثر لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ فی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ افسوس! جس چیز کے گناہ ہوئے ہیں کوئی شک نہیں۔ آج اس کا گناہ ہونا کچھ میں نہیں آ رہا ہے۔ حالانکہ وہ تین باتیں تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ اسلام میں بالکل حرام ہیں۔ اور یہ چیزیں فی وی کے اندر موجود ہیں۔ جن میں:

۱۔ ایک گناہ دھانا ہے۔ یہ اسلام میں بالکل حرام ہے اور حضور ﷺ کے متعدد ارشادات اس کی حرمت پر موجود ہیں۔
 ۲۔ دوسرے گناہ۔ جیسے کہ آلات کا استعمال بھی مستقل ناجائز اور گناہ ہے۔ مثلاً ڈھولک، سارنگی، بانسری، ہار، مونیم، ڈھکڑ، الف، رس، آرائش کا استعمال، محتلمہ اور ناجائز ہے۔ حضور ﷺ کے ارشاد ہے کہ میں انبیاء میں پیغمبر بنی اس لئے، تاکہ میں بھیجا گیا ہوں تاکہ دنیا سے گانے بجانے کے آلات کو منکوحہ بنائوں۔ اور ہم مسلمان جو کہ بھی ان کو استعمال کر رہے ہیں۔ اور خاص طور پر فی وی کے اندر ان آلات کا بھریوہ استعمال پایا جاتا ہے۔

فی وی اور بد نگاہی

۴۔ تیسرے نامحرم مردوں اور عورتوں کا آپس میں اختلاط دکھایا جاتا ہے، یہ تو اہل کی روح ہے، وہ فی وی فی وی نہیں جس میں مرد اور عورت کا اختلاط نہ دکھایا جائے۔ اس کے علاوہ فی وی میں رقص دکھایا جاتا ہے، کوئی فلم رقص سے خالی نہیں ہوتی، یہ رقص خود ایک مستقل گناہ اور حرام ہے، قرآن کریم نے مردوں اور عورتوں کو صاف صاف یہ حکم دیا ہے کہ:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ وَبِحِفْظِ
 فُرُوجِهِمْ - وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُ
 ابْصَارِهِنَّ وَبِحِفْظِ فُرُوجِهِنَّ وَلَا يَبْدِلْنَ
 ذَاتَهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ لِمَا بَيْنَهُنَّ
 أَزْوَاجٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِبَاسٍ
 مِّنْهُنَّ لِيَكُنَّ بَعْضُهُنَّ عَلَى بَعْضٍ
 وَكُنَّ عَوْرَتُهُنَّ لِبَاسٍ مِّنْهُنَّ
 لِيَكُنَّ بَعْضُهُنَّ عَلَى بَعْضٍ وَكُنَّ
 عَوْرَتُهُنَّ لِبَاسٍ مِّنْهُنَّ

اب قرآن کریم کا حکم تو یہ ہے کہ نظروں کو نیچی رکھیں، اور فی وی کے اندر نظر ڈالنا ہی مقصود ہے، اور کسی مرد کا کسی عورت پر یا کسی عورت کا کسی مرد پر شہوت سے نظر ڈالنا، اس کو حدیث شریف میں



آنکھوں کا زنا قمر اور دیا گیا ہے، اس لئے آنکھوں سے دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، ہاتھ سے چھونا ہاتھ کا زنا ہے، اور دیکھنے کے لئے پیروں سے چل کر جانا پیروں کا زنا ہے، اور دل میں خواہش اور تمنا کرنا یہ دل کا زنا ہے، جہن سب کچھ فی وی کے اندر ہوتا ہے، چاہے خبر نامہ ہو، چاہے نور نامہ ہو، چاہے فلم ہو، چاہے کوئی اشیائے ہر جگہ میں روپ سناٹے ہوتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت، اور دیکھنے والوں کا سارا غصہ جنسی تسکین اور اپنی شہوت کو پورا کرنا ہے، اور وہی خواہش سنہ ان پر نظر ڈالنا اور پھر انہوں اس پر نظر ڈالنے لگنا، یہ سب کام آنکھوں کا زنا ہے۔ یہ گناہ کی وہ مہلتی عذبتی باتیں ہیں جن کو ہم روزمرہ جتنے سبب ہیں اور پڑھتے، سبب ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ فی وی کے اندر ہمیں گناہی یہ باتیں نظر نہیں آتیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ فی وی دیکھنے میں کوئی جرمی نہیں۔ بہر حال وہ اس کے گناہ ہونے میں کوئی شک نہیں، البتہ اگر ہم اس کو گناہ نہ سمجھیں تو یہ ہمارا نقصان ہے۔ انہی گناہوں کی وجہ سے ہمارے تمام علماء نے فی وی دیکھنے اور اس کے گھر میں رکھنے کو گناہ اور ناجائز قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کے فتاویٰ موجود ہیں۔

فی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرت ناک واقعہ

جب سے فی وی دیکھنے کا رواج بڑھ گیا ہے، فی وی دیکھنے والوں کے مرنے کے بعد قبر میں عذاب ہونے کے بڑے ہی عبرت ناک





واقعات بھی سامنے آ رہے ہیں، جس سے ہمیں فوراً سبق لینا چاہئے،
کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ واقعات اسی لئے دکھاتے ہیں تاکہ ہم لوگ عبرت
لا سکیں۔

یہ ٹانچے اگلا رسالے "نئی دہی" کا تباہ کاریاں "میں ایک عورت کا
بہترین خاک و اقدار ہے کہ وہ سامان شریف کے مہینے میں افطار کے وقت
گھر میں ایک ماں اور بیٹی تھیں۔ ماں نے بیٹی سے کہا اگلا آج گھر پر
مہمان آئے ہیں۔ افطار کی تیار کرنی ہے۔ اس لئے تم بھی میرے
ساتھ رونا اور کام میں لگنا اور افطاری تیار کرو۔ بیٹی نے صاف جواب
دے دیا کہ اماں! اس وقت فی امی پر ایک خاص پروگرام آ رہا ہے، جس
اس کو دیکھنا چاہتی ہوں، اس سے فارغ ہو کر کچھ کروں گی۔ چونکہ وقت کم
نقارہ اس لئے ماں نے کہا کہ تم اس کو چھوڑو۔ پہلے کام کرو، مگر بیٹی نے
ماں کی بات سنی، اس نے نہ ہی اور چھرا خیال سے اوپر کی منزل میں
وہی لے کر چلی گئی کہ اگر میں یہاں بیٹھ بیٹھی رہتی تو ماں بار بار مجھے منع
کرتی اور کام کے لئے بلائے گی۔ چنانچہ اوپر کمرے میں اندر جا کر
اس نے اندر سے کھڑکی کھلی اور پروگرام دیکھنے میں مشغول ہو گئی، بیٹے
ماں کی آواز دیتی رو گئی، لیکن اس نے کچھ پروا نہ کی، پھر ماں سے
افطاری کے لئے جو تیار کی ہوئی، اس نے کرنی۔ اسے میں مہمان تھی، آ
کے اور سب لوگ افطاری کے لئے بیٹھ گئے، ماں نے پھر لڑکی کو آواز دہی
تاکہ وہ بھی آ کر روزہ افطار کر لے، لیکن بیٹی نے کوئی جواب نہیں دیا تو



ماں کو تشویش ہوئی، چنانچہ وہ اوپر گئی اور دروازے پر جا کر دستک دینی اور
 اس کو آواز دی، لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اب ماں اور گھبرا گئی کہ
 اندر سے جواب کیوں نہیں آ رہا ہے، چنانچہ ماں نے اس کے بھائیوں اور
 ائمہ کے باپ کو اوپر بلایا، انہوں نے آواز دی اور دستک دی، مگر جب
 اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو بالآخر دروازہ توڑا گیا، جب دروازہ توڑ کر
 اندر گئے تو دیکھا کہ فی امی کے سامنے سڑی ہوئی اوندھے منہ زمین پر پڑی
 ہے اور انتقال ہو چکا ہے، اب سب گھر والے پریشان ہو گئے۔ ان کے
 بعد جب اس کی لاش اٹھانے کی کوشش کی تو اس کی لاش نہ اٹھی اور ایسا
 محسوس ہونے لگا کہ وہ کئی دن بوڑنی ہو گئی ہے، اب سب لوگ پریشان کہ
 اس کی لاش کیوں نہیں اٹھ رہی ہے، ان پریشانی کے عالم میں ایک
 صاحب نے بونی وی اٹھایا تو اس کی لاش بھی اٹھ گئی، اور ہلکی ہو گئی اب
 صورت یہ ہو گئی کہ اگر فی امی اٹھا نہیں تو اس کی لاش ہلکی ہو جائے اور اگر
 فی امی رکھ دیں تو اس کی لاش بھاری ہو جائے، مجبوراً اس طرح فی امی
 اٹھا کر اس کی لاش نیچے الٹے اور اس کو غسل دیا، کفن دیا، جب اس کا
 جنازہ اٹھانے لگے تو پھر اس کی چار پائی الٹکی ہو گئی جیسے کسی نے اس کے
 اوپر پیٹا رکھ دیا، ہو لیکن جب فی امی کو اٹھایا تو آسانی سے مسہری بھی اٹھ
 گئی، تمام اہل خانہ شرمندگی اور تعجبیت میں پڑ گئے، بالآخر جب فی امی
 جنازہ کے آگے آگے چلا، تب اس کا جنازہ گھر سے نکلا، اب اسی حالت
 میں فی امی کے ساتھ اس پر جنازہ چڑھی گئی اور جب قبرستان لے

جائے گئے تو آ کے فی وی پیچھے ہٹاڑو چلا، پھر قبرستان میں لے جانے کے بعد جب مہلت کو قبر میں اتارا اور قبر کو بند کر کے اور اس کو ٹھیک کر کے لوگ واپس جانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ اب فی وی واپس لے چلو، لیکن جب فی وی اٹھا کر لے جانے لگے تو اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی۔
تفنی مہرت کی بات ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

اے فہمندا عبرت حاصل کرو

لوگوں نے جلدی سے فی وی کو دین رکھا اور دوبارہ اس فی لاش کو قبر کے اندر کر کے قبر بند کر دی، اب پھر دوبارہ فی وی اٹھا کر چلے تو دوبارہ اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی، اب لوگوں نے کہا کہ یہ فی وی کے ساتھ ہی دفن ہوگی، اس کے علاوہ کوئی اور صورت نظر نہیں آتی، آخر کار اس کی لاش قبر میں دوسری بار رکھی اور فی وی کو بھی اس کے سر ہانے رکھ کر اس کے ساتھ ہی دفن کر دیا۔ العیاذ باللہ!

اب آپ سوچئے کہ اس لڑکی کا کیا حشر ہوا ہوگا اور کیا انجام ہوا ہوگا؟ ہماری عبرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھا دیا، اب بھی اگر ہم عبرت نہ لکڑیں تو یہ ہماری ہی مالا تفنی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو انتہائی محنت ہے۔ یہ تو ایک لڑکی کا واقعہ تھا، اب ایک مرد کا قصہ سن لیجئے۔

فی وی خریدنے پر عذاب قبر

سعودی عرب میں دو دوست رہتے تھے، ایک ریاض میں اور ایک جدہ میں۔ دونوں بیک بنیالچ آدمی تھے، دونوں کے درمیان آٹا کی نہیں چڑی گھری، دوستی اور محبت تھی، ریاض والے دوست نے اپنے بچوں کے سب حد اصرار پر ان کو فی وی خرید کر لایا دیا، اب گھر والے فی وی دیکھنے لگے، کچھ دنوں کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے انتقال کے بعد جدہ والے دوست نے خواب میں ریاض والے دوست کی زیارت کی تو دیکھا کہ وہ تکلیف میں ہے، اس نے پوچھا کہ بھائی اتنا بار کیا حال ہے؟ اس دوست نے جواب دیا کہ کیا بتاؤں، جب سے میرا انتقال ہوا ہے، اپنے گھر والوں کو فی وی الذاکرہ دینے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں، اب وہ تو فی وی دیکھ کر حزن ازا رہا ہے میں اور میں عذاب کے اندر مبتلا ہوں۔ اور میں ہی جانتا ہوں کہ میرا وقت کہیں طرح مصیبت کے ساتھ گزر رہا ہے، میں بہت سخت تکلیف میں ہوں، تم میرے گھر جا کر ان کو سمجھاؤ کہ کسی طرح گھر سے فی وی نکال دیں تاکہ میرا عذاب دور ہو جائے، اس دوست نے کہا کہ اچھا میں تمہارا گھر جا کر ان کو سمجھاؤں گا۔

جب صبح ہوئی تو اس کو رات والا خواب یاد نہیں رہا اور سارا دن اپنے کام کاج میں مشغول رہا، جب رات کو سویا تو خواب میں پھر ریاض والے دوست کی زیارت ہوئی، اس نے شکایت کی کہ میں نے تم سے کہا تھا

کہ میرے گھر جلد ہی جاؤ، میں بہت تکلیف میں ہوں، تم ابھی تک میرے گھر نہیں گئے، اس دوست نے پھر وعدہ کر لیا کہ میں کل صبح ضرور جاؤں گا۔ یہ وعدہ والے دوست کہتے ہیں کہ دوسرے دن میرا ریاض جانے کا پختہ ارادہ تھا، لیکن پھر کوئی ایسا کام پیش آ گیا جس کی وجہ سے میں نہ جا سکا۔ باب دوست کو سوا تو خواب میں پھر اس دوست کی زیارت ہوئی، پھر اس نے شکایت کی کہ تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں جاؤں گا، لیکن تم جانتے نہیں ہو اور میں یہاں بہت سخت تکلیف اور عذاب میں ہوں۔ اس دوست نے وعدہ کر لیا کہ کل صبح ضرور ہی جاؤں گا۔

چنانچہ وعدہ دار دوست صبح ہوتے ہی جہانز کے ذریعہ ریاض اپنے دوست کے گھر پر گیا اور سب گھر والوں کو قہر کیا اور پھر ان کو اپنا خواب بتایا کہ تمہارے والد صاحب اس طرح سخت عذاب میں مبتلا ہیں، اور انہوں نے عذاب کی وجہ یہ بتائی کہ چونکہ میں نے فی دہی لا کر دیا ہے، اس لئے مرنے کے بعد سے عذاب ہو رہا ہے، میرے گھر والے تو عیش گمرہت ہیں اور میں عذاب میں مبتلا ہوں۔ جب انہوں نے اپنے باپ کے عذاب میں مبتلا ہونے کے بارے میں سنا تو وہ لوگ زار و قطار رونے لگے کہ ہائے ہماری وجہ سے ہمارے والد صاحب کو عذاب ہو رہا ہے، اس کے بعد بڑا بیٹا اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے فی دہی کو اٹھا کر زمین پر شیخ دیا، جس سے فی دہی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، دو ٹکڑے اٹھا کر اس نے گورے کے ڈبے میں ڈال دیئے اور اس نے کہا کہ آج کے بعد ہمارے گھر میں یہ

اعتنا نہیں ہوگی جس کی وجہ سے ہمارے باپ کو عذاب ہوا۔

جدو والے دوست کہتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوا کہ اولاد
لاشاء اللہ سعادت مند ہے، انہوں نے بہت جلد اپنے باپ کی تکلیف کا
خیال کر لیا اور اپنا بھی خیال کر لیا، اپنے باپ کو بھی قبر کے عذاب سے
بچا لیا اور اپنے آپ کو بھی جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ پھر میں واپس جدو
اپنے گھر میں آ گیا، رات کو سو رہا تو پھر خواب میں ریاضت والے دوست کی
زیارت ہوئی، اب جو دیکھا تو ماشاء اللہ دو مسکرا رہا ہے اور پیشانی پر شیش
ہے، میں نے اسی سے پوچھا کہ کوہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ جہاننی!
اللہ تعالیٰ تم کو بخشا، خیر و شر جن طرح تم نے میری مصیبت دور کر دی،
اللہ تعالیٰ تمہاری سچائیوں بھی دور کرے، ان وقت میرے بڑے بیٹے نے
میں کو دیکھ کر پوچھا ہے کہ اسی وقت سے میرا عذاب بھی ختم ہو گیا اور اللہ
تعالیٰ نے مجھے اس عذاب سے نجات دے دی ہے۔

نجات گناہ پھوڑنے میں ہے

بزرگو! یہ واقعات دہرائے، دیکھائے جا رہے ہیں، تاکہ ہم
عبرت لیں کہ نماز پڑھنے کے باوجود، ذکر کرنے کے باوجود، حدوت
کرنے کے باوجود اگر ضد و ثبات یہ گناہ کرتے ہوئے بغیر توبہ کے انتقال
ہو گیا تو قبر میں جاتے ہی عذاب ہو سکتا ہے، اور توبہ کی توفیق تو جب ہی
توفیق ہے، جب ہم اس کو گناہ سمجھیں اور اسی سے بچنے کی کوشش کریں،

لیکن اگر خدا بخواتین اس گناہ کو ہم گناہ ہی نہ سمجھیں جیسا کہ بعض لوگوں کا
 حلال ہے، تو وہ کیا توہ کر رہیں گے، اور اگر گناہ سمجھ کر پھر بھی نہ چھوڑا تو کیا
 قاتل و دہشت گردی کے کسی عمل کو گناہ سمجھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ
 عمل چھوڑنے کی پیروی ہے، کرنے کی پیروی نہیں، لیکن ہم معمولی
 معمولی بہانوں کی خاطر، بچوں کی وجہ سے، بیوی کے نہ ماننے کی وجہ
 سے، بچوں کے ناگوار اور جانتے بھانتے بہانے، اور نہ معلوم ہم نے اس کو
 رکھنے اور دیکھنے کے لئے کتنے نظروں اور بہانے تلاش کئے ہوئے ہیں۔ یا
 رکھئے! جس طرح کسی بہانے سے چوری حلال نہیں ہو سکتی، کسی بہانے
 سے شراب نوشی حلال نہیں ہو سکتی، اسی طرح فی وی کو دیکھنا بھی کسی بہانے
 سے جائز نہیں ہو سکتا، یہ گناہ تو چھوڑنا ہی پڑے گا، اور جو چھوڑے گا وہی
 نہایت پائے گا اور وہی جافیت میں آئے گا اور جو کرتا رہے گا وہ نہایت
 نہیں پائے گا۔

میت کنگھڑوں کے خواصرے میں

ایک تبلیغی دوست نے ہندوستان کا ایک قصہ سنایا کہ ایک
 علاقے میں ہماری جماعت مہنی اور وہاں ہم ایک مسجد میں ٹھہرے ہوئے
 تھے اور اپنا کام کر رہے تھے کہ ایک محلے کے کچھ لوگ ہمارے پاس
 آئے اور آکر کہا کہ ذرا ہمارے گھر چلئے، ہم لوگ بہت پریشان ہیں،

ہمارے گھر ایک میت ہو گئی ہے اور میت کے ساتھ عجیب معاملہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے گئے، جب ان کے گھر پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک عورت کی لاش کمرے میں رہ گئی ہوئی ہے اور بہت بڑے بڑے کنکھجور سے اس میت کے چاروں طرف سر سے لے کر پاؤں تک دائیں بائیں منہ کھولے کھڑے ہیں، اور وہ اتنی خوفناک شکل کے تھے کہ ان کو دیکھ کر انسان کے روتے کھڑے ہو جائیں، قریب جانے کی کسی کو ہمت نہ ہو، اور سارے گھر والے خوف کے مارے دوسرے کمرے میں جمع تھے، دہشت کی وجہ سے کوئی شخص اس کمرے میں نہیں جا رہا تھا، گھر والوں نے ہم سے کہا کہ آپ نیک لوگ ہیں، ہم آپ کو اس لئے بلا کر لائے ہیں کہ ہمارا تو خوف سے برا حال ہو رہا ہے، آخر اس میت کو بھی اس کی جگہ پر پہنچانا ہے، کیسے اس کو غسل دیں اور اس طرح اس کو ایہاں سے اٹھائیں؟ یہ کنکھجور سے چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، ہمارا تو قریب جاتے ہوئے پٹ پانی ہو رہا ہے، آپ حضرات کچھ پنہ کر ایساں ٹوال کریں اور دعا کریں تاکہ کم از کم اتنا موقع مل جائے کہ ہم اس کو اس کی قبر میں اتار دیں اور اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی خوف محسوس ہوا، لیکن ہم دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ اس کے کسی گناہ کا عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت

کے لئے ظاہر کیا ہے، چنانچہ ہم سب ایک کونے میں بیٹھ کر اس کے لئے استغفار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! مہربانی فرما اور اتنی دیر کے لئے اس عذاب کو ہٹا دیجئے کہ ہم اس کو غسل اور کفن دے آئیں کہ اس کی قبر تک پہنچا دیں اور یہ فریضہ ادا کر لیں۔ اس کے بعد کافی دیر تک ہم پڑھتے رہے، استغفار کرتے رہے، روتے رہے، اور آنسو بہاتے رہے، کافی دیر بعد دیکھا کہ وہ سب نکلتے ہوئے ایک ایک میت کا مٹامرو پہنوز کر ایک کونے میں جمع ہو گئے، پس ہم نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت آگئی ہے، اس نے اپنا فضل فرمایا ہے، اب تم لوگ اس کو غسل اور کفن دیدو، چنانچہ غسل اور کفن کے بعد اس کی نماز جنازہ ہوئی اور اسے قبرستان لے گئے، اور جا کر اس کو قبر میں اتار دیا، جس وقت اس کو قبر میں اتارا تو دیکھا کہ وہ سب نکلتے ہوئے ایک کونے میں جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اذان کی بے حرمتی کا وبال

اس کو دفنانے کے بعد ہم لوگ دوبارہ اس کے گھر گئے اور پوچھا کہ آخر اس کا ایسا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے اس کو یہ عبرت ناک عذاب ہوا اور خدا جانے اب اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، اللہ کے مال نے بتایا کہ وہ نیک صالح تو نہیں تھی، بے نمازی تھی، لیکن ایک بات جو مجھے یاد ہے، شاید اس کی وجہ سے اس پر عذاب ہوا، وہ یہ کہ وہ فی وکی نہ دیکھتے

کی بڑی شوقین تھی، ایک دن وہ فی وی پر ایک پروگرام دیکھ رہی تھی اور اس وقت اس پروگرام میں ایک واقعہ ایک خاتون کا گاراہی تھی اور وہ گانا اس لڑکی کو بہت پسند تھا، اس دوران اذان شروع ہو گئی، اس نے اس سے کہا کہ بیٹی! اذان ہو رہی ہے، اللہ کا نام بلند ہو رہا ہے، اس گانے کی آواز بند کر دو اور فی وی بند کر دو، اس نے کہا اماں! اذان تو روزانہ وہی راتی ہے، لیکن یہ پروگرام اور یہ گانا پھر کہاں آئے گا۔ ام نے اس کی ماں لگا یہ بات سن کر کہا کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتے ہی تو رات یہ عذاب جو شروع ہوا ہے، یہ فتنی گناہ کا وبال اور عذاب ہے، اس لئے کہ اس نے اللہ کی اذان کے حقاً ملے میں گانے کو ترجیح دی استغفر اللہ۔

فی وی اور رمضان کی بے حرمتی

حقیقت یہ ہے کہ جب آدمی فی وی کا شوقین ہو جاتا ہے اور اس کا عادی ہو جاتا ہے، تو پھر اس کو قرین کی پروا نہیں رہتی، چنانچہ دیکھ لیجئے ہمارے یہاں رمضان شریف میں کس ڈھلانی کے ساتھ فی وی دیکھا جاتا ہے، ایک طرف تو اوتارچ ہو رہی ہے اور دوسری طرف فی وی چل رہا ہے، فلمیں دیکھی جا رہی ہیں۔ اور ہمارے دشمن فی وی کے ان پروگراموں اور فلموں کو ایسے اوقات میں رکھتے ہیں تاکہ مسلمانان افطار توجہ سے نہ کر سکیں۔ اور تراویح نہ پڑھ سکیں، چنانچہ مسجدوں میں تراویح نہ پڑھتی رہتی ہے اور لوگ اس وقت فی وی دیکھنے میں مشغول ہوتے ہیں اور

فی دی کی وجہ سے نماز میں نہیں آتے۔

یہ گناہ ہر گھر میں بکثرت ہو رہا ہے اور چیزنی سے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اس کا انجام بد اخراج ہے، آخرت کا عذاب بڑا شدید ہے، اور اس میں ایک گناہ نہیں ہے بلکہ یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، ایسا صورت میں نہیں اس گناہ سے اپنے آپ کو بھی بچانا چاہئے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچانا چاہئے۔ اس مجلس میں جتنے حضرات یہاں جمع ہیں، اگر ہم سب اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائیں گے تو ایک ماحول بن جائے گا اور اسی طرح آہستہ آہستہ ماحول بننا چاہئے گا۔

عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ

بہر حال قبر کا عذاب برحق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ کب اپنے لئے قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں گے؟ پناہ مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کریں، اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی فکر کریں، اس کے بعد پھر قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں گے تو اس وقت پناہ مانگنا مفید ہوگا۔ لیکن اگر ہم نہ تو گناہ چھوڑیں اور نہ ہی گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ ہو، تو محض لفظی توبہ کرنے سے کیا فائدہ؟ پھر عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا کیا فائدہ؟ اس لئے پہلے گناہوں کو چھوڑیں، خصوصاً بڑے بڑے



گناہوں کو چھوڑ دیں، مثلاً فی وی ویکٹنا، سود کا لین دین کرنا، رشوت لینا دینا، بد نظری کرنا، خواتین کا بے پردگی اختیار کرنا اور نامحرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ آنا جانا، اقربیات میں عورتوں کا آرامتہ اور بیزارتہ جوڑنا نامحرم مردوں سے بے حجابانہ ملنا جلنا، یہ سب ہمارے اس دور کے بڑے بڑے گناہ ہیں، جن سے بچنا ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے، پہلے ہم ان سے بچنے کی پوری پوری کوشش کریں اور پھر عذابِ قبر سے بھی خوب بچنا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ان گناہوں سے اور دیگر تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور قبر کے عذاب سے بچا دیں۔ آمین۔

وَأَجِرْ دَعُواَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



اس کو ضرور پڑھئے!

فی وی وی کے کی شرعی حیثیت اور اس کے دینی نقصانات آپ نے پڑھ لئے، یہ نقصانات فی وی کی پالیسی کا بنیادی مقصد ہیں، خصوصاً پاکستان میں فی وی لانے کا اصل خطا ہی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دینوں سے دین کی عظمت، قرآن و سنت کا احترام اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ ختم کیا جائے، علماء کرام اور اولیاء عظام کی عزت مسلمانوں کے دلوں سے نکالی جائے اور ہمیشہ کے لئے انہیں بے غیرتی، بے حیائی اور دین سے آزادی کی تاریک داوی میں پھینک دیا جائے، جہاں جنسی ہوس پرستی کے لئے ماں، بہن، بیٹی اور انجینی عورت میں کوئی امتیاز نہ ہو، بلا امتیاز ان سے جنسی خواہش پورا کرنے کی چوری آزادی حاصل ہو، چنانچہ کم از کم ایسے تین چار شرمناک واقعات مختلف ذرائع سے احقر کے علم میں آچکے ہیں، یہ سب فی وی کے نقش پر وگرام، برہنہ اور نیم برہنہ فلموں کا نتیجہ ہیں۔ اس طرح یہود و نصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں کو تنہایت عنادی اور مکاری کے ساتھ دین و آخرت سے بے زاری کا اہواز ہر پایا جا رہا ہے کہ فی وی دیکھنے والے مسلمانوں کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ دیر سے دیر سے دین و ایمان کی حدود پھاٹک کر کفر و فسق کی آغوش میں چلے جائیں۔ العیاذ باللہ!

فی وی کی پالیسی کے بارے میں ماہنامہ البلاغ شمارہ اگست ۱۹۹۳ء میں ”اہم تحقیق بابت پروگرام و پالیسی پاکستان فی وی“ کے عنوان

سے ایک فکر انگیز مکتوب شائع ہوا تھا، اس میں پاکستان ٹی وی کی یوم تائیس سے چند ماہ پیشتر ہونے والی ایک خصوصی نشست جو ٹی وی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالنے کے لئے بلائی گئی تھی، جس میں ان مخصوص فنکاروں، لکھنے والوں اور متوقع پروڈیوسر صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا جن سے خصوصی کام لیا تھا، اس نشست میں جناب محترم شمیم احمد صاحب بھی موجود تھے جو آج کل شعبہ اردو، جامعہ کراچی کے پروفیسر ہیں، جنہوں نے بعد میں اس نشست کی روئیداد ایک مقامی اخبار میں شائع کی تھی۔ اس نشست میں کراچی ٹی وی کے جنرل منیجر اوّل جناب ذوالفقار علی بخاری نے پاکستان ٹی وی کے دو بنیادی مقصد بیان کئے تھے، اس کا اقتباس ذیل میں آ رہا ہے۔

اس کو بغور پڑھیں، خاص طور پر خط کشیدہ عبارات بار بار پڑھیں اور اندازہ کریں کہ اس میں دین و شریعت کے متعلق اور قرآن و سنت کے صریح احکام اور علماء کرام کے خلاف کتنی گندی زبان استعمال کی گئی ہے، مذہب کو فرسودہ اور مردہ تصورات جیسے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے جو ایک گالی سے کم نہیں، اور قرآنی جیسی اہم سنت ابراہیمی اور حرمت شراب پر کس بے باکی سے کچڑا اچھالا گیا ہے، اور ایسا کر کے نئی نسل کو دین سے نکال کر بے دین بنانے کو ٹی وی کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد بتایا ہے اور آج ان کا یہ مقصد ٹی وی کے ذریعہ نہایت کامیابی سے حاصل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کیا اب بھی ہم ٹی وی دیکھنا نہ چھوڑیں گے اور خود کو اور اپنی اولاد و نسل کو ٹی وی کے ذریعے بے دین اور بے حیائی کی مادر پدر آزاد و لدل میں ڈالنا گوارا کریں گے؟ خدارا اس اقتباس کو پڑھیں اور چشم بصیرت سے کام لیں، اپنے

اور اپنے گمراہوں کے دین و ایمان کو مردہ کرنے اور بالآخر ختم کرنے والے خلیفہ اور سلطانیوں سے بچائیں اور اپنی قبر و آخرت کی خیر بنائیں۔
 اقول تو اس زمانہ کی بھڑائی ایوب صاحب کی حکومت کے کارناموں کی کھر کھر تشبیہ کرنا غلط اور دہم بقول ان کے کہ:

آپ کا دوسرا اور سب سے اہم مقصد یہ ہو گا کہ پہلے متوسط
طبقہ کو فرسودہ مذہبی تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد
کو اس خوبی سے سرانجام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس
کا پتہ نہ چلے کہ آپ جدید فسلوں کو مذہبی اثرات سے پاک
کرنے کی کوئی مہم چلا رہے ہیں، اگر آپ نے یہ کام کر لیا تو
یاد رکھئے کہ ہم بموش کے لئے مذہبی جنونیوں اور غلطوں سے
اپنی معاشرت اور سیاست کو پاک کر دیں گے۔

بہیادنی مقاصد بنائے کے بعد بخاری صاحب نے شرکاء محفل کو علیحدہ علیحدہ ہدایات دیتے ہوئے عرض کیا کہ:

میں آپ میں سے ہر گلے والے کو اپنے پروگرام کے
معاوضے کے علاوہ دوسرے سپہ ماہر اور الگ سے دہلی کا جو
عربی پڑھے گا، ہم یہ جانتے ہیں کہ فی وی اور ریو سے
ایسے افراد بحیثیت عالم دین اور جدید مفکر کی حیثیت میں

پیش کر سکیں جو عمری جانتے ہوں تاکہ تمام مقاموں کے
 اثرات دور کر سکیں جو مذہب کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں
 اور جنہیں ہم طوعاً و کرہاً پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ کو
 مذہب کی خرافات سے معاشرہ کو نجات دلانے کا کام کرنا
 ہے اور اسی لئے ہم اس ادارے کے ذریعے بالکل جدید
 ذہنوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ نئے میڈیم کے ساتھ نئے
 ذہنوں کو نہ صرف فرسودہ اور مردہ تصورات سے نجات
 دلانے کے لئے استعمال کیا جائے گا بلکہ ان کو پوری قوم
 کے محسوسات اور طرز فکر کو بدلنا ہوگا، مثلاً ہم ہر سال بفرعید
 پر لاکھوں جانور مسقت ابراہیمی کے نام پر ضائع کر دیتے
 ہیں، ایک تو یہ نہایت درجہ ہے رنجی اور شقاوت کی بات
 ہے، دوسرے جو غلاظت اور گند کی پور ہے ملک میں تمنا
 دن تک طاری رہتی ہے وہ قوی معیشت کی بربادی سے بھی
 زیادہ افسوسناک ہے۔ آپ لوگ اس قسم کے تہواروں کے
 بارے میں یہ احساس نہیں ہوئے دیں گے کہ ان کی
 کے خلاف ہے، لیکن نئے ذہنوں میں اس کے خراب

اثرات کو اس طرح جاگزیں کر دیں گے کہ کم از کم وہ خود
بڑے ہو کر اس سے محفوظ رہیں۔

اسی طرح شراب کا مسئلہ ہے، غضب خدا کا ان ملاؤں
نے اسے بھی حرام کر رکھا ہے، مذہب میں شراب کی
خوابوں کا ذکر ان لوگوں کے لئے کیا گیا ہے جو ہوش و
حواس کھو بیٹھتے ہیں، نالیوں میں گر جاتے ہیں، مگر بتائیے
شراب میرے لئے کیسے حرام ہو سکتی ہے جو اس کے بغیر
حقیقی کام انجام نہیں دے سکتا، وہ تو ایک توانائی پیدا کرتی
ہے۔ آپ کو اس قسم کے دھکدھکوں کو بھی قسم کرتا ہے،
شراب کے لئے منجائش نکالنا اسی طرح ممکن ہوگا کہ آپ
مجتہد کرداروں کے ساتھ اس کو شائع کر کے ایسے افراد کی
خوبیوں کو اجاگر کیجئے اور انہیں انسانی خوبیوں سے زیادہ
مزین دکھائیے۔

اس کے بعد بخاری صاحب ان افراد کی طرف متوجہ ہوئے
جن کو پروڈیوسر ہونا تھا اور فرمایا کہ:

آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت
اور اقتداء کردار کے لئے منفی ذرائع کرداروں کے لئے دائرہ

لگائیے۔ مختلف خیر کرداروں اور افراد کو "شرقی الباس" پہنائیے۔ یہ یاد رکھئے کہ آپ کو اپنے تمام کرداروں اور اناؤں (نصروں) کو وہ الباس پہنانا ہے جو عمارے ترقی یافتہ معاشرے میں سو سال بعد رائج۔ دنا چاہئے اور جواب ایک فیصد اوپر کے طبقہ میں رائج ہے۔

نو کہ یہ ہدایات بخاری صاحب کے لبوں سے جاری ہوئی تھیں مگر حقیقت میں یہ اس بنیادی پالیسی کا حصہ تھیں جس کو مغرب زدہ لادینی نوکر شاہی اور صاحب اقتدار طبقہ نے تشکیل دیا تھا اور جس کے حصول کے لئے کروڑوں ڈالر قرض لے کر ٹی وی میڈیا کو وطن عزیز میں لایا گیا، یہی وجہ ہے کہ گزشتہ پچیس سال سے اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بخاری نو جوانوں کیلئے کو اسلامی اقتدار و مشرقی قصورات سے بیگانہ اور مغربی تہذیب کا دلداد بنایا جا رہا ہے اور جو تھوڑی بہت رکاوٹیں آپ بزرگان دین نے اس پالیسی کی تکمیل میں حائل کی تھیں، بخاری مغرب زدہ نوکر شاہی نے پراپرٹ چینلز (CNN, STN, PTN) وغیرہ کی خریداری کی اجازت دے کر ان رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ انٹرنیشنل کیونیکیشن یونین کے معاہدہ کا سہارا لے کر مصنوعی سپارہ (سپلائٹ) کے ذریعہ کئی مغربی ٹی وی چینلز کی نشریات کو پاکستان کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے، اس طرح ڈش انٹینا اور کیمبل کے ذریعہ مغربی غلامتہ بغیر کسی روک ٹوک کے دیکھی جا سکتی ہے۔ اور اب ایک منظم سازش کے تحت ڈش انٹینا اور کیمبل نیٹ ورک کو

دھیرے دھیرے سنتا اور عام کیا جا رہا ہے، یہاں ہم آپ کی توجہ ایک ایسے مغربی نئی دینی چیلنج کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جو چوبیس گھنٹے جنوری ۲۰۱۱ء سے پھر پورے نیم سو سالوں مغربی تاج گائے نشر کرتا رہتا ہے۔

حضرات گمراہی ایہاں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک مکمل حقیقت ہے کہ آپ ہمارے معاشرہ میں رہنے والی اس خطرناک سازش کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ اس اور دنیا کو دہراسنے کا مقصد آپ کے سامنے اس امر کی وضاحت کرتی تھی کہ ہماری لادینی، مغرب زد و نوکر شاہی اور پالیسی ساز حکام بالائے اواز و سانس ہماری نئی نسل کو طاعتی مغربی تہذیب کا نظام رکھنے کے لئے کیسے کیسے مکر و فریب کے جال بچھا دیئے ہیں اور یہ سب کچھ عالمی کفر کے اشارہ و اشارہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ اس تہذیب کے خلاف معاشرہ میں باقی ماندہ قوت مدافعت کو بھی ختم کر دیا جائے۔

خدا را کچھ سمجھئے! ہمیں اور ہماری نسل کو ان شیطانوں اور ان کی سازشوں سے بچائیے! اگر آپ حضرات نے پوری قوت اور حکمت کے ساتھ اس کو نہ روکا تو اس خطرناک سازش میں بزرگان دین کی اسلامی کوششیں عالمی کفر کے آگے دب کر رہ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی انفرادی کاوشوں، احساسات و جذبات کا اور اک ہے، جوہر کے خطبات و دیگر دینی اجتماعات کے دوران آپ کی اقدام و قرار وادوں میں اکثر و بیشتر یہی موضوع زیر بحث ہوتا ہے جس کا ذکر کبھی کبھار اخبارات کے اندرونی صفحات میں چند سطروں میں آجاتا ہے، مگر انہوں نے یہ کافی نہیں۔ اس شب و روز شیطانوں

طائفہ کی سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ایک منظم و مسلسل جدوجہد درکار ہے، جو چند دنوں و ہفتوں کے لئے نہ ہو بلکہ مکمل کامیابی کے حصول تک جاری و ساری رہے اور یہ اہم و بین فریضہ آپ جیسے قتلی اور صالح بزرگان دین کی سربراہی و نگرانی میں ہی انجام دیا جاسکتا ہے۔

یہاں اس امر کی نشاندہی ضروری ہوگی کہ اس جدوجہد میں آپ تمام مکاتب فکر اور مذاہب (دعوتِ اسلامی، بریلوی، اہل حدیث و اہل تشیع) کے علماء کرام شانہ بشانہ سب سے بالاتر ہوئی و یوں رہیں کہ ”نبی عن المعکر“ کے فریضہ کو انجام دیں، کیونکہ یہ کسی خاص گروہ کے لئے نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے، جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی دہشت گردانہ قوت حق و اسلام کے لئے اٹھتی ہے تو اس کی کامیابی کی بنیادی وجہ اتحاد کا فقدان ہی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا متحد ہونا از حد ضروری ہوگا۔ خدا را آپ علی الاعلان ثابت کرویں کہ آپ ہرگز ہرگز اس سرزمین پر ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، انشاء اللہ العزیز نصرت اللہی آپ کے قدم چوسے گی۔

آخر میں ایک بار پھر ہم آپ بزرگان دین سے مؤدبانہ استدعا کرتے ہیں کہ جلد سے جلد اس جدوجہد کا مربوط و منظم انداز سے آغاز کریں اور قوم کو ان شیطانوں اور ان کی تہذیب سے نجات دلائیں بہت ہی امیدیں وابستہ کر کے ہم آپ کے دور پر حاضر ہوئے ہیں، کیونکہ امت مسلمہ آپ کو ہی علوم نبوت کا وارث اور منصب قیادت و سیادت کا حامل سمجھتی ہے، آپ کے پاس کیا کچھ نہیں، اللہ کی ذات پر اعتقاد و اعتماد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے روحانی نسبت، خالق ارض و سما کا دیا ہوا مفکورہ آئی، عامۃ المسلمین کو۔
 بنیادیں عقیدت و محبت، مدارس و مساجد جیسے مراکز روحانی و علمی تنظیمیں و
 غایہ فی سبیلہ پناہ قوت اور آپ کی الہیت و دیانت، استقامت، الصبرت یہ سب
 اختیار آپ کے پاس ہیں۔ ان ہتھیاروں سے جس کو کر آپ اپنی مکت کو
 عالمی کفر اور ان کے اس اداویلی مغرب پرست گماشتوں کی غلامی سے آزاد
 کرا کر ان جنہوں نے پورے دونوں جہوں کو داغ و آبر ہمارا کھا ہے۔

ہم نے اپنا یہ مقدمہ اس محراب سے کی شکل میں آپ کے سامنے
 پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا معاون و مددگار ہو۔ آمین۔
 والسلام

ڈاکٹر وسیم اختر پی ایچ ڈی (کنیڈا) میٹریکل انجینئرنگ

ایڈووکیٹ پروفیسر این ای ڈی، انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی

جنگم وسیم اختر ایم اے (سنسری) ایم اے (سیاسیات) بی ایڈ

جنگم ڈاکٹر محمد انیس صدیقی ایم اے (انکس) ایم ایڈ ای ای ایف

ایم (امریکہ) (ریٹائرڈ) ایڈووکیٹ پروفیسر فیکلٹی آف ایجوکیشن (جامعہ سندھ)

بشکریہ البلاغ

برہنوں بلاغ باشد و پس

یعنی

چشمیروں کے ذمہ خدائی احکام پہنچا دینا ہے۔

عمل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

